مرتّبہ حکیم محمود احمد برکاتی

حالاتِ شاہ ولی اللہؒ و شاہ اہلُ اللہ دہلویؒ

سیّد ظہیر الدین احمد ولی اللّٰہی کے قلم سے

مولوی سید ظہیر الدین احمد ولی اللّٰہی شاہ رفیع الدینؒ کے نواسے کے پوتے تھے۔ شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کی تالیفات کی اشاعت ان کا قابلِ ذکر کارنامہ ہے۔ مولوی سید احمد نے حضرت شاہ ولی اللہؒ اور شاہ اہل اللہؒ کے حالات پر دو[2] مضامین تحریر کیے تھے، یہ مضامین بالعموم نظروں سے اوجھل رہے ہیں اور بہت کم اہلِ علم نے ان سے استفادہ کیا ہے۔ اس لئے ذیل میں یہ دونوں مضامین الولی کے قارئین کی نذر کیے جا رہے ہیں۔ (محمود احمد برکاتی)

شاہ ولی اللہ[1] دہلویؒ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب تیس واسطوں سے حضرت امیر المومنین خلیفۂ دوم جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ چہارشنبہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت قصبہ پھلت ضلع مظفرنگر میں پیدا ہوئے۔ پانچویں سال قرآن مجید پڑھنے کے لئے مکتب میں بیٹھے۔ ساتویں

۱؎ تاویل الاحادیث (از شاہ ولی اللہؒ) مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحات ۸۸ سے ماخوذ ہے۔

سال قرآن شریف ختم کرلیا اور اسی عمر میں مذہبی ارکان و فرائض تدریجاً حاصل کرلیے۔ چنانچہ اسی سال میں آپ کے پدر بزرگوار حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے آپ کو نماز پر کھڑا کیا اور رمضان میں روزہ رکھوایا۔ پھر فارسی کی درسی کتابیں اور ابتدائی صرف ونحو کی کتابیں دیکھ کر دسویں سال شرح ملا شروع کیا۔ چودھویں سال میں تمام علوم متعارفہ یعنی کتب علم حدیث وتفسیر وفقہ واصول فقہ وعلم منطق وعلم کلام وعلم سلوک وعلم حقائق وخواص اسماء وآیات وعلم طب وعلم حکمت وعلم نحو وعلم معانی وعلم ہندسہ وحساب وغیرہ سے فارغ التحصیل ہوگئے۔ اسی سال میں آپ کے والد ماجد حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر فضیلت کا عمامہ رکھا اور درس کی عام اجازت دی۔ اور اس تقریب کی خوشی میں تمام شہر کے مشائخ وقضاۃ وفقہاء کی دعوت کی اور دستار بندی کی رسم ادا کی اور اسی سال میں آپ کا عقد نکاح عصمت مآب اور محترمہ صاحبزادی شیخ عبیداللہ پھلتی قدس سرہٗ کے ساتھ ہوا جو کہ حضرت کے بڑے ماموں اور شاہ محمد عاشق صاحبؒ کے قبلہ گاہ تھے۔ سولہ برس تین مہینہ کی شاہ صاحب کی عمر تھی کہ آپ کے والد ماجد جناب شیخ عبدالرحیم صاحب قدس سرہ نے سفر آخرت قبول فرمایا اور یہی زمانہ آپ کے تکمیل علوم کا تھا۔

بعدہٗ آپ اپنے والد بزرگوار کی جگہ قائم مقام اور سجادہ نشین ہوئے اور طالبانِ ہدایت کو سیدھے رستے لگانا شروع کیا۔ کتب دینیہ وعقلیہ کی تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ جوق جوق لوگ آنے شروع ہوئے۔ سینکڑوں طالب علم مستفید ہونے لگے عجیب عجیب کتابیں تصنیف کیں، طبیعت میں اجتہادی قوت ازل سے ودیعت رکھی گئی تھی۔ نئے نئے نکات میں استاد مانے گئے اور مانے ہوئے بزرگ مشہور ہوئے حتیٰ کہ موافق مخالف سب آپ کے اقوال سے سند پکڑتے تھے۔

سنہ ۸ ربیع الثانی کو صبح کے وقت مع اپنے بڑے ماموں شیخ عبیداللہ صاحب و شاہ محمد عاشق صاحب ومولوی نوراللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کے دہلی سے خانہ کعبہ زیارت کو تشریف لے گئے۔ بڑے بڑے نامی علماء ومشائخ سے صحبتیں رہیں۔ حضرت شیخ طاہر مدنی قدس سرہ اور دیگر مشہور مشائخ عرب سے صحاح ستہ اور دیگر جمیع علوم کی کتابوں

سال قرآن شریف ختم کرلیا اور اسی عمر میں مذہبی ارکان و فرائض تدریجاً حاصل کرلیے۔ چنانچہ اسی سال میں آپ کے پدر بزرگوار حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے آپ کو نماز پر کھڑا کیا اور رمضان میں روزہ رکھوایا۔ پھر فارسی کی درسی کتابیں اور ابتدائی صرف و نحو کی کتابیں دیکھ کر دسویں سال شرح ملا شروع کیا۔ چودھویں سال میں تمام علوم متعارفہ یعنی کتب علم حدیث و تفسیر و فقہ و اصول فقہ و علم منطق و علم کلام و علم سلوک و علم حقائق و خواص اسماء و آیات و علم طب و علم حکمت و علم نحو و علم معانی و علم ہندسہ و حساب وغیرہ سے فارغ التحصیل ہوگئے۔ اسی سال میں آپ کے والد ماجد حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر فضیلت کا عمامہ رکھا اور درس کی عام اجازت دی۔ اور اس تقریب کی خوشی میں تمام شہر کے مشائخ و قضاۃ و فقہاء کی دعوت کی اور دستار بندی کی رسم ادا کی اور اسی سال میں آپ کا عقد نکاح عصمت مآب اور محترمہ صاحبزادی شیخ عبیداللہ پھلتی قدس سرہٗ کے ساتھ ہوا جو کہ حضرت کے بڑے ماموں اور شاہ محمد عاشق صاحبؒ کے قبلہ گاہ تھے۔ سولہ برس تین مہینہ کی شاہ صاحب کی عمر تھی کہ آپ کے والد ماجد جناب شیخ عبدالرحیم صاحب قدس سرہ نے سفر آخرت قبول فرمایا اور یہی زمانہ آپ کے تکمیل علوم کا تھا۔

بعدہٗ آپ اپنے والد بزرگوار کی جگہ قائم مقام اور سجادہ نشین ہوئے اور طالبان ہدایت کو سیدھے رستے لگانا شروع کیا۔ کتب دینیہ و عقلیہ کی تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ جوق جوق لوگ آنے شروع ہوئے۔ سینکڑوں طالب علم مستفید ہونے لگے عجیب عجیب کتابیں تصنیف کیں، طبیعت میں اجتہادی قوت ازل سے ودیعت رکھی گئی تھی، نئے نئے نکات میں استاد مانے گئے اور مانے ہوئے بزرگ مشہور ہوئے حتیٰ کہ موافق مخالف سب آپ کے اقوال سے سند پکڑتے تھے۔

سنہ ۸ ربیع الثانی کو صبح کے وقت مع اپنے بڑے ماموں شیخ عبیداللہ صاحب و شاہ محمد عاشق صاحب و مولوی نوراللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کے دہلی سے خانہ کعبہ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ بڑے بڑے نامی علماء و مشائخ سے صحبتیں رہیں، حضرت شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہ اور دیگر مشہور مشائخ عرب سے صحاح ستہ اور دیگر جمیع علوم کی کتابوں